مزاح نگاری اپنے نمود کے لئے جن عناصر کی رھین منت ھے ان میں سے ایک موازنہ (Comparison) ھے - دو چیزوں کی آپس میں بیک وقت مشابہت اور تضاد سے وہ ناھمواریاں پیدا ھوتی ھیں جو ھنسی کو بیدار ھونے میں مدد دیتی ھیں - چنانچہ مزاح نگار بالعموم مزاح کی تخلیق کے لئے اس حربے سے بدرجۂ اتم فائدہ اٹھاتا ھے - عام زندگی میں موازنہ کی مثال کسی شریر آئینے کا وہ عکس ھے جو کسی فرد کے حلیے کو ضحکہ خیز حد تک بگاڑ دیتا ھے - یہ عکس بیک وقت اس فرد کا اصلی عکس بھی ھے اور اس سے قطعا" مختلف بھی اور اسی لئے یہ ھنسی کو بیدار بھی کرتا ھے ھمارے اپنے ادب میں کنھیا لال کپور کی کتاب " چنگ و رباب " کا ایک جملہ ———— " شیخ سعدی سے لیکر شیخ چلی تک " اس کی نمایاں مثال ھے کہ اس کی تخلیق میں اس مشابہت اور تضاد کے بیک وقت وجود نے حصہ لیا ھے - شیخ سعدی اور شیخ چلی میں " شیخ " کا لفظ مشترک ھے لیکن اسی وقت چلی اور سعدی کا تضاد ایک ایسی شدید ناھمواری پیدا کرتا ھے کہ ھم بے اختیار ھوکر ھنسنے لگتے ھیں - اسی طرح پطرس کے مشہور مضمون " کتے " کے آغاز میں بھی مزاح کو تحریک اس مشابہت اور تضاد کے بیک وقت وجود سے ملی ھے جو مشاعروں اور کتوں کے ھنگامے کے مابین ھے -

مزاح نگاری کا دوسرا کارآمد حربہ زبان و بیان کی بازیگری ھے - لفظی بازیگری سے مزاح پیدا کرنے کے کئی ایک طریق ھیں